ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امان ۱۳۵۳ ہجری شمسی ـــــ مارچ ۱۹۷۴ عیسوی

ایڈیٹر : نسیم سیفی

On the right of Sahibzada Mirza Mubarak Ahmad is Maulvi Abdul Wahab bin Adam a qualified and trained Missionary of Islam who is at present serving the Ahmadiyya Mission in Great Britain. He is expected to move to Ghana very soon.

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے بائیں جانب مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب ہیں - جو غانا کے باشندے ہیں اور اس وقت انگلستان میں تبلیغ کے جہاد میں مصروف ہیں

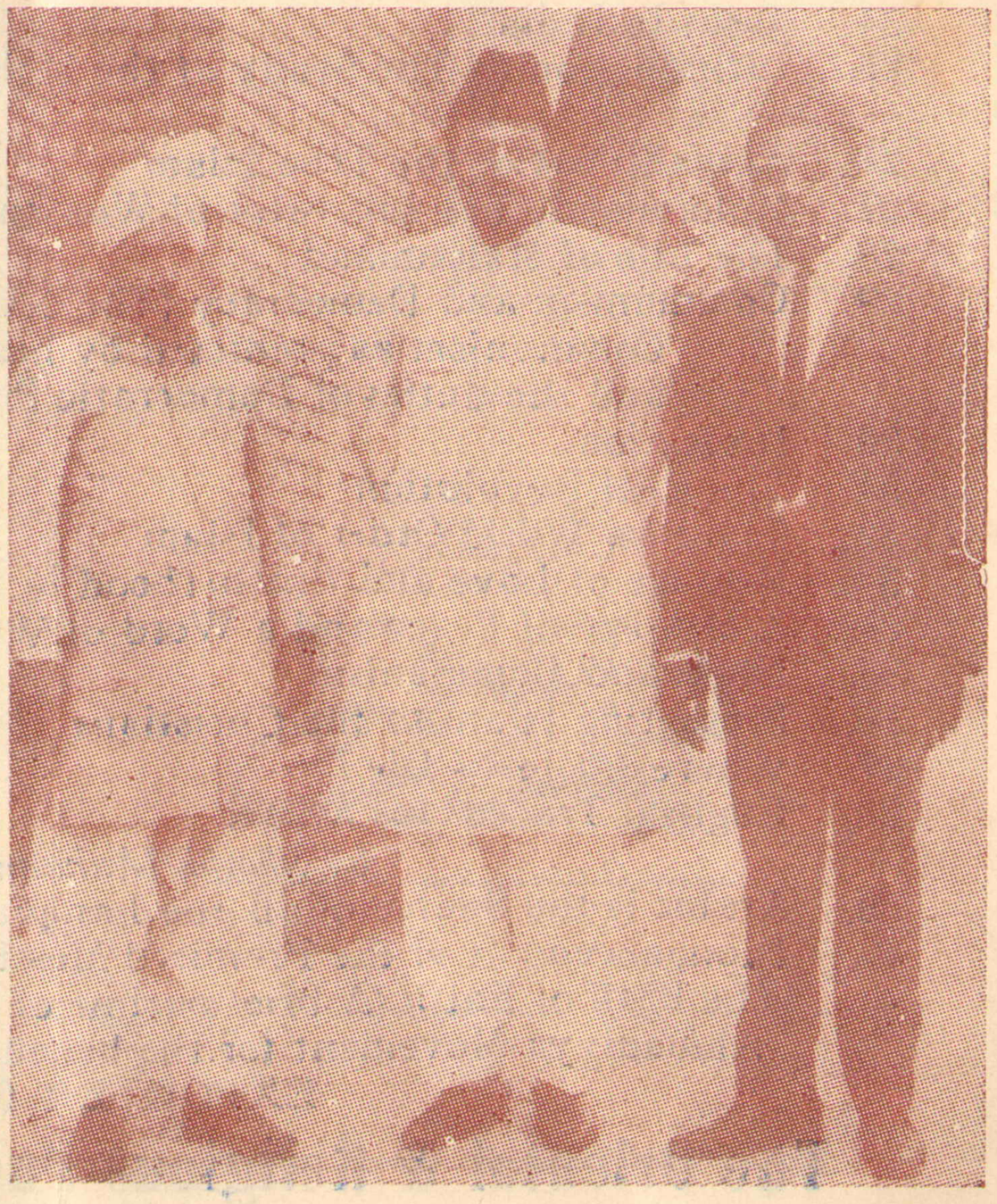

PRICE LIST
OF
BOOKS ON ISLAM

		U.S Dollars
1.	The Holy Quran with English Translation and Short Notes fine Paper ...	7.00
2.	The Holy Quran with Eng. Translation included Introduction ...	4.00
3.	The Holy Quran with Duch Translation ,, ,, ...	5.00
4.	The Holy Quran with German Translation ,, ,, ...	5.00
5.	Forty Gems of Beauty (Forty selected Sayings of the Holy Prophet with explanation) ...	0 80
6	Muslim Prayer ...	0.20
7.	Mishkat al-Masabih English Translation (4 Vol. Set) ...	18 00
8.	Qaida Yassarnal Quran ...	0.20
9.	The Teachings of Islam ...	0.50
10.	Our Teaching ...	0.20
11.	A Review of Christianity ...	0.20
12.	Fountain of Christianity ...	0.20
13.	Message of Peace ...	0.20
14	Four Questions ...	0.20
15.	Three Questions by a Christian Answered ...	0.30
16.	Explanation of Objectives ...	0.20
17.	Victory of Islam ...	0.20
18.	Blessings of Prayer ...	0.20
19.	A Misunderstanding Removed ...	0.10
20.	The Will ...	0.20
21.	Favours of the Beneficient (Minan al-Rahman) ...	0.60
22.	How to Get Rid of the Bondage of Sin ...	0.40
23.	Psalms of Ahmad ...	2.50
24.	Jesus in India ...	0.60
25.	Introduction to The Study of the Holy Quran (Fine Paper) ...	1.50
	Karnaphuli Paper ...	1.00
26.	Ahmadiyyat or the True Islam ...	1.50
27.	Muhammad, The Liberator of Woman ...	0.10
28.	The Life of Muhammad ...	1.00
29.	Communism and Democracy (The destined fate of Communism as predicted by heavenly prophecies and the duties of Democratic Powers) ...	0 20
30.	Invitation ...	1.00
31.	The Real Revolution ...	0.30
32.	The New World Order of Islam ...	0.40
33.	Message of Love and Brotherhood to Africa ...	0.20
34.	A Message of Peace and a Word of Warning ...	0.05
35.	Islam and Communism ...	0.20
36.	Presenting Islam to the Christians ...	0.20
37.	Where did Jesus Die ? ...	0.50
38.	English Traced to Arabic *by Sheikh Muhammad Ahmad Mazhar* ...	4.00
39.	Arabic is the Source of all the Languages " " ...	7.00
40.	Pronouncement of the Promised Messiah ...	.30
41.	The Path of Faith (A brief outline of Islam and of the Ahmadiyya Movement for the benefit of School Children ...	0.50

Digitized by Khilafat Library Rabwah

EXPORTER OF BOOKS

The Oriental & Religious Publishing Corporation Ltd.,

Rabwah—Pakistan

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

امان ۱۳۵۳ھ ش

(مارچ ۱۹۷۴ء)

ایڈیٹر

تسنیم سیفی

سالانہ چندہ ——— ۲ روپے

فی پرچہ ——— ۲۰ پیسے

ترتیب

- جشنِ جوبلی (اداریہ) ص ۲
- اقتباس - ایک شعر ۴
- کاروانِ اسلام ۵
- صورتِ حالات (نظم) ۱۷
- عیسائیت — ایک جھلک ۱۸
- عالمِ اسلام گذشتہ صدی کے نصف آخر میں۔ ۱۹
- سال کا پہلا دن ۲۱
- اشتہارات ۲۳

پبلشر :- عبداللطیف خان

پرنٹر :- سیّد عبدالحی

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر :- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل :- ۷۶۷۶

کتابت :- حمید الدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۰ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۳

امان ۱۳۵۳ھ

(مارچ ۱۹۷۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادارہ

جشنِ جوبلی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صد سالہ جوبلی منانے کی سکیم کا اعلان فرمایا تھا۔ دُنیا دار جو جوبلی مناتے ہیں وہ تو محض ایک خاص عرصہ گذرنے پر رنگ رلیوں کا اہتمام ہوتا ہے وہ اِس بات سے خوش ہوتے ہیں کہ فلاں کام کو شروع ہوئے اتنے سال گذر گئے ہیں بعض اوقات اگرچہ اس میں اللہ تعالیٰ کے شکریہ کا رنگ بھی ہوتا ہے لیکن بہت ہی کم۔ لیکن جس جوبلی کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان فرمایا ہے وہ ان جوبلیوں سے بہت مختلف ہے۔ اِس جوبلی کے انعقاد میں ابھی سولہ سال باقی ہیں اور یہ سولہ سال انتہائی محنت، مشقت اور اخلاص کے ساتھ ایک خاص نہج پر کام کرنے کے لئے ہیں۔ اِس عرصہ کے بعد جہاں جماعت اِس بات پر خوش ہوگی کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو شروع ہوئے اور باقاعدہ ترقی کرتے ایک سو سال کا عرصہ ہوگیا ہے وہاں جماعت دوسرے سویں سال کا آغاز بھی کر رہی ہوگی۔ دراصل آئندہ سولہ سال کے عرصہ میں جو کام کرنا ہے اس کا بہت سا حصہ اِس امر کے ساتھ تعلق رکھتا ہے کہ ہم نے دوسری صدی کا استقبال کرنا ہے اور اپنے آپ کو دوسری صدی کے استقبال کے لئے تیار کرنا ہے ہم دوسری صدی کا استقبال صحیح معنوں میں اسی صورت میں کر سکتے ہیں کہ ہم ایک صدی کے گذرنے پر یہ ثابت کر سکیں

کہ ہم نے ایک صدی کا کام پُورا کر لیا ہے۔ جس نے ماضی کا کام پُورا نہیں کیا وہ مستقبل کی طرف کس طرح پُر امید نظروں سے دیکھ سکتا ہے۔ پس ہم نے درحقیقت آج سے سولہ سال بعد اپنے آپ کو اِس قابل پانے کی کوشش کرنی ہے کہ ہم نے پُوری صدی کا کام ختم کر لیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ چوراسی سالوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سا کام ہوا ہے۔ یہاں تک بھی کہا جا سکتا ہے کہ دُنیا محوِ حیرت ہے کہ اِس قلیل عرصہ میں اتنا کام کیسے ہوا۔ لیکن اگر ہم اپنے پُورے کام کو دیکھیں اور اس حصّہ پر نظر دوڑائیں جو اب تک ہو چکا ہے تو ہمیں اس کا اعتراف کرنا ہی پڑتا ہے کہ ہماری رفتار اِس سے تیز ہونی چاہیئے تھی۔ ہمیں اس سے زیادہ کچھ حاصل کرنا چاہیئے تھا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جوبلی کا منصوبہ ایسے وقت میں جماعت کے سامنے آیا ہے کہ ابھی سولہ سال باقی ہیں۔ کام کرنے کا احساس رکھنے والی جماعت کے لئے سولہ سال خاصہ لمبا عرصہ ہے اِس دوران میں بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔ رفتار کو تیز ہی نہیں بہت تیز کیا جا سکتا ہے یُوں تو صد سالہ جوبلی کا خیال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آج سے کئی سال پہلے پیش فرمایا تھا لیکن یہ بھی ممکن تھا کہ صدی کا خاتمہ بالکل قریب آجاتا تو اس سلسلہ میں اہتمام کا خیال پیدا ہوتا۔ اُس صورت میں جوبلی تو بے شک منائی جاتی لیکن جوبلی کے لئے جس تیاری کی ضرورت ہے وہ ہرگز نہ ہو سکتی۔ اور یہ تقریب محض ایک تقریب ہو کر رہ جاتی۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ ایک لمبا عرصہ جوبلی کے انعقاد سے پہلے جماعت کو اس کام پر لگا دیا ہے۔ خدا کرے کہ ہم پیش کردہ منصوبے کی ہر تفصیل پر اِس طرح عمل پیرا ہو سکیں کہ جوبلی کے وقت ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے حضور شکر و امتنان کے جذبات سے بھرپُور ہو کر جُھک جائیں کہ وقت پر منصوبہ پیش کر دیا گیا اور اپنے آپ میں اور دُنیا میں جس انقلاب کی ضرورت تھی وہ لانے میں ہم نے کوئی کسر نہیں اُٹھا رکھی۔

ہماری دوسری صدی ہمیں واقعی ایسی حالت میں پائے کہ ہم دوسری صدی میں فخر کے ساتھ داخل ہونے کے قابل ہوں اور دوسری صدی کی ذمّہ داریاں جو پہلی صدی سے کہیں عظیم تر ہوں گی ان کو احسن طریق پر نبھانے کی طاقت ہم میں موجود ہو اور ہم اسے بروئے کار لا سکیں۔

جوبلی کے منصوبہ کی کچھ تفاصیل سامنے آگئی ہیں اور کچھ مجلس مشاورت کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کے سامنے رکھیں گے۔ ہم انشاء اللہ مجلس مشاورت کے بعد ان تمام تفاصیل کا اپنے پرچہ میں ذکر کریں گے تاکہ ہمارے قارئین ان تفاصیل کو ہمیشہ سامنے رکھ کر ان پر عمل پیرا ہونے کی حتی الامکان کوشش فرمائیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ ان کا کوئی پہلو تشنہ نہ رہ جائے۔ اے خدا تُو ہم سب کی مدد فرما۔ آمین ؂

اقتباس

دُعا اور استقامت

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"دیکھو بخیل سے بھی انسان مانگتا رہتا ہے تو وہ بھی کسی نہ کسی وقت کچھ دیدیتا ہے اور رحم کھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو خود حکم دیتا ہے کہ مجھ سے مانگو اور مَیں تمہیں دونگا جب کبھی کسی امر کے واسطے دعا کی ضرورت ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا کہ آپ وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے اور نماز کے اندر دعا کرتے۔

دعا کے معاملہ میں حضرت عیسیٰؑ نے خوب مثال بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک قاضی تھا جو کسی کا انصاف نہ کرتا تھا اور رات دن اپنی عیش میں مصروف رہتا تھا ایک عورت جس کا ایک مقدمہ تھا وہ ہر وقت اسکے دروازے پر آتی اور اس سے انصاف چاہتی۔ وہ برابر ایسا کرتی رہتی یہاں تک کہ قاضی تنگ آگیا اور بالآخر اس کا مقدمہ فیصلہ کیا اور اس کا انصاف اسے دیا۔ دیکھو کیا تمہارا خدا قاضی جیسا بھی نہیں کہ وہ تمہاری دعا سُنے اور تمہیں تمہاری مراد عطا کرے۔ ثابت قدمی کے ساتھ دعا میں مصروف رہنا چاہیئے قبولیت کا وقت بھی ضرور آہی جائے گا استقامت شرط ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
جلد نہم صفحہ ۴۱)

ایک شعر

چرا دل نہ بندی بداں دلستاں
کہ مہرش رہاند ز بندِ گراں

ترجمہ :- تُو اُس معشوق سے اپنا دل کیوں نہیں لگاتا جس کی محبت قیدِ شدید سے آزاد کر دیتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس شعر میں فرماتے ہیں کہ دُنیا کے ساتھ دل لگانا اپنے آپ کو قید میں ڈالنے والی بات ہے کیونکہ دُنیا ایسی چیز ہے کہ اس کی حرص پیدا ہو جائے تو پھر وہ حرص بڑھتی ہی چلی جاتی ہے اور انسان کے پاؤں میں زنجیر کی صورت اختیار کر لیتی ہے اس قید سے رہائی کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ انسان اللہ تعالیٰ کی محبت اپنے دل میں پیدا کرے۔ خدا تعالیٰ کی محبت دُنیا کی بے جا محبت سے آزاد کر دیتی ہے اور انسان کی ترقی کا باعث بنتی ہے۔ وہ چیزیں یا باتیں جو اسے زمین کی طرف کھینچتی ہیں ان سے رہائی دلانے کے لئے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی محبت ہی کام آسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم دُنیا کی محبت ـــــ بے جا محبت ـــــ کو اپنے دلوں میں سرد کر سکیں اور اللہ تعالیٰ کی حقیقی محبت کو پیدا کر سکیں۔ آمین

مرتبہ :- ابوالاقبال

کاروانِ اسلام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ ہالینڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل ہالینڈ سے تحریر فرماتے ہیں :-

مکرمی محترمی جناب نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر رسالہ "تحریکِ جدید" ربوہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ ہالینڈ کی ایک رپورٹ تیار کر رہا تھا کہ بیماری اور بعض مصروفیات کی وجہ سے اس کو مکمل نہ کر سکا۔ اب مکمل کی گئی ہے۔ یہ دورہ حضور کا چونکہ ایک تاریخی اہمیت کا حامل ہے اور بعض باتیں ایسی بھی ہیں جو الفضل کی رپورٹوں میں نہیں ہیں اس لئے ارسالِ خدمت ہیں۔ اگر مناسب خیال فرمائیں تو رسالہ تحریکِ جدید میں محفوظ فرما کر ممنون فرمائیں۔

جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ شکریہ۔ والسلام

خاکسار عبدالحکیم اکمل

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہالینڈ مشن میں ورود مسعود :-

مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۷۳ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور افرادِ قافلہ کراچی سے ہالینڈ کے فضائی مستقر SCHIPHOL پر جلوہ افروز ہوئے۔ حسبِ ہدایت حضور خاکسار مع چند احبابِ جماعت کے مطار پر حاضر تھا۔ VIP کے منتظمین سے مل کر یہاں کا وسیع و عریض اور خوبصورت ہال عارضی قیام کے لئے ریزرو کروا لیا گیا تھا۔ ہمارے علاوہ سفارتخانہ پاکستان اور ائرپورٹ کے نمائندے بھی حاضر ہوئے۔ حضور مسائلِ حاضرہ پر گفتگو فرماتے رہے۔

مقامی وقت کے مطابق دس بجکر بیس منٹ پر حضور لندن کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل جب خاکسار نے حضور کی خدمت میں جماعتِ ہالینڈ کا شوق بھرا سلام پہنچاتے ہوئے ان کی زیارت کی خواہش کا ذکر کیا تو حضور نے ازراہِ شفقت فرمایا کہ "ہاں انشاء اللہ ضرور ملیں گے" تب ہمیں حضور کی ہالینڈ مشن میں بھی تشریف آوری کی توقع ہو گئی۔ چنانچہ خاکسار نے واپس آکر یہ خوشخبری سب احباب کو سنادی۔

یہ خبر پاکر احبابِ جماعت کی خوشی کی انتہاء نہ رہی چنانچہ سب نے مل کر مشن ہاؤس کی صفائی اور تزئین کا کام شروع کر دیا۔ لجنہ نے مشن کے اندر کی صفائی اپنے ذمہ لے لی اور مردوں نے وقارِ عمل کر کے زیب و زینت کا کام شروع کیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں مسجد اور

مشن ہاؤس نئی چیزوں سے آراستہ ہو گئے۔ اندر اور باہر سے ہر طرح صاف شفّاف کیا گیا تا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور افرادِ قافلہ کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

مورخہ ۹/۳/۷۴ کی شام کو مکرم امام صاحب لندن مشن اور جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضور ایدہ اللہ کی طرف سے فون پر حضور کی ہالینڈ میں تشریف آوری کے پروگرام کا علم ہوا چنانچہ فون پر اور خط کے ذریعہ جملہ احبابِ جماعت اور دوست احباب کو اطلاع کرنیکی کوشش کی گئی۔ ہفتہ اور اتوار کو رخصت ہونے کی وجہ سے خیال تھا کہ بہت کم لوگ آ سکیں گے کیونکہ اتنے مختصر عرصہ میں اطلاع نہ پہنچ سکے گی مگر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ حضور کی آمد کی اطلاع ملتے ہی لوگ دُور دُور سے اور کثرت سے آ گئے۔

حضور ایدہ اللہ الودود مورخہ ۲۰/۳/۷۴ کی شام کو بذریعہ بحری جہاز تشریف لائے۔ خاکسار مع چند احباب کے بندرگاہ پر حاضر تھا۔ حضور کے استقبال کے لئے ہمارے مخلص فلسطینی احمدی دوست مکرم محمود سلیم ربّانی صاحب نے اپنی کار ہمہ وقت کے لئے مشن کے سپرد کر دی تھی چنانچہ اس کے ذریعہ ہم حضور کی معیّت میں مشن ہاؤس پہنچے۔

مشن ہاؤس میں بفضلہٖ تعالیٰ احبابِ جماعت فرشِ راہ تھے۔ حضور کا قافلہ پہنچتے ہی سب لوگ باہر سڑک پر آ گئے اور بڑھ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اھلاً وّ سھلاً وّ مرحبًا کہا۔ لجنہ والیوں نے حضور اور حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں ہالینڈ کے خاص پھول TULIPS پیش کئے۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تھوڑی دیر کے لئے مشن ہاؤس کے نچلے سٹنگ روم میں تشریف فرما رہے اور اپنے خدام سے گفتگو فرماتے رہے۔ حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اور مستورات اُوپر والے سٹنگ روم میں جمع تھے۔ ہر فرد حضور کو دیکھ کر خوشی سے پھُولا نہ سماتا تھا۔ عورتیں اور بچے حضرت بیگم صاحبہ کو پا کر از حد مسرور تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احبابِ جماعت کے ساتھ کچھ دیر بیٹھنے کے بعد حضور اندر تشریف لے گئے اور جلد ہی نماز پڑھانے کے لئے نیچے تشریف لائے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد احبابِ جماعت حضور سے اجازت لے کر گھروں کو رخصت ہوئے اور حضور آرام کی غرض سے کمرۂ خواب میں تشریف لے گئے۔

مورخہ ۲۱/۳/۷۴ کو دوسرے روز ناشتہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع افرادِ قافلہ خاکسار اور جماعت کے ایک ممبر زائرین کے لئے دو مشہور مقامات VOLENDAM اور MARKEN تشریف لے گئے فولن ڈم کے ایک چھوٹے سے ریسٹورنٹ "ULD DUTCH" میں کھانا کھایا گیا۔ کھانے میں حضور نے مچھلی اور سبزیاں پسند فرمائیں۔

یہاں سے روانہ ہو کر MARKEN کا گاؤں دیکھا گیا۔ سمندر کے کنارے ہالینڈ کے پرانے مچھیروں کے یہ شہر بہت خوبصورت تھے۔ دُور دراز ملکوں کے لوگ مختلف بولیاں بولتے ہوئے چلتے پھرتے

نظر آتے تھے۔ یہاں سے چل کر چار بجے شام حضور مشن ہاؤس واپس تشریف لائے۔ ظہر اور عصر کی نمازیں باجماعت ادا کرنے کے بعد حضور نچلے سٹنگ روم میں تشریف فرما ہوئے۔ اب مشن میں رونق اور بڑھ گئی تھی۔ دُور کے شہروں میں رہنے والے احبابِ جماعت اور دوست احباب بھی پہنچ چکے تھے۔ کئی معزز غیر از جماعت لوگ بھی شوقِ ملاقات میں حاضر ہوئے تھے۔ حضور نے باری باری سب کو شرفِ ملاقات بخشا۔ احبابِ جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب میں سے مندرجہ ذیل نے ملاقات کا شرف حاصل کیا:

DR. SPRUYT اور ان کی بیگم جو ہمارے ہمسایہ ہیں اور ڈینٹسٹ، نے ملاقات کی۔ بعد ازاں MR. & MRS. BRUGMA حضور سے ملے DR. R. BOEKE جو ہالینڈ کی ورلڈ کانگریس آف فیتھس کے صدر اور انٹرنیشنس انسٹی ٹیوٹ کے ہیڈ ہیں روٹرڈم سے حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور سے مِل کر بڑے خوش ہوئے اور دیر تک حضور سے اسلام کے بارہ میں سوالات کرکے اپنی اور حاضر احباب کی معلومات میں اضافہ کرتے رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور کے ارشادات:۔ حضور نے اسلام اور حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و فضیلت پر تفصیلی گفتگو فرمائی اور ڈاکٹر صاحب کے سوالات کے جواب دیئے۔

ڈاکٹر صاحب کے ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ اقوامِ عالم کے جھگڑے اور تنازعات صرف ایک ہی طریق سے دُور ہو سکتے ہیں اور وہ طریق یہ ہے کہ جملہ بنی نوع انسان ہمارے آقا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام جو بانیٔ جماعتِ احمدیہ تھے کے ارشادات کی روشنی میں یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ آج سے ایک صدی کے اندر اندر دُنیا اسلام کے بہت قریب آجائے گی اور اسلام لوگوں کے دل جیت چکا ہو گا۔ یہی جماعت ساری دُنیا کو یکجا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے قائم ہوئی ہے۔ نیز فرمایا کہ دُنیا یا تو اب اسلام کو قبول کرلے گی اور یا پھر تباہ و برباد ہو جائے گی۔

حضور نے حاضرین کی توجہ اِس بات کی طرف مبذول کرائی کہ ایٹمی اسلحہ پر ہزارہا ملین رقوم خرچ ہوئی ہیں اگر یہ بم استعمال ہوئے تو دنیا تباہ و برباد ہو جائیگی اور اگر یہ بم استعمال نہ ہوئے تو اتنی بڑی رقم ضائع ہو گئی۔

ڈاکٹر صاحب کے ایک دوسرے سوال کے جواب میں فرمایا کہ دُنیا خوف و ہراس سے ایک دوسرے کے قریب تو ہو رہی ہے مگر محبّت اور پیار سے قریب نہیں آرہی، نہ ہی عاجزی۔ فروتنی اور ایثار سے۔

اِس کے بعد حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کے موضوع پر گفتگو فرماتے ہوئے حضور نے ڈاکٹر صاحب موصوف کو مسیح علیہ السلام کے کفن پر حالیہ تحقیقات پر مشتمل لٹریچر پڑھنے کا مشورہ دیا

اور ایک کتاب بھی منگوا کر دی۔

علاوہ ازیں اس موقع پر غیر از جماعت میں سے مندرجہ ذیل احباب شامل تھے مسٹر سفیان ولنگ لیڈر انڈونیشی مسلمان۔ ترک مسلمانوں کے امام MR. S. DEMESAN ایک عیسائی فیملی MR. & MRS. BIJLENELD اور کئی دیگر ڈچ عیسائی حضرات حاضر ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بیگم صاحبہ اور مستورات اُوپر کی منزل میں سٹنگ روم میں جمع تھے۔ DR. SPRUYP کی اہلیہ نے حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں اپنی اِس خواہش کا اظہار کیا کہ خواہ ایک منٹ کے لئے ہی آپ ان کے مکان میں قدم رنجا فرما کر برکت بخشیں۔ مکان مشن ہاؤس کے پہلو میں ہی تھا چنانچہ لجنہ کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ ازراہِ شفقت و مروّت ان کے گھر میں چند ایک منٹ کے لئے تشریف لے گئیں جبکہ اس کے خاوند مشن ہاؤس میں حضور کی خدمت میں حاضر رہے۔ حضرت بیگم صاحبہ نے ڈچ طور طریق پر سجا ہوا گھر پسند فرمایا اور واپس مشن ہاؤس تشریف لے آئیں۔ ہالینڈ مشن میں یہ ایک تاریخی اہمیت کا واقعہ رونما ہوا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے قدم اِس گھر میں بھی پڑے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ انہیں ان کی برکت سے اسلام اور احمدیت کی ہدایت نصیب ہو۔

پریس انٹرویو:۔ حضور کی آمد کی ہالینڈ کے پریس کو بھی اطلاع دی گئی تھی۔ چنانچہ ہیگ شہر سے شائع ہونے والے ایک اہم اور با اثر روزنامہ NET VADERLAND کے نمائندہ نے مورخہ ۲۱/۸/۶۷ کو حاضر ہو کر حضور سے انٹرویو لیا۔ پریس کے نمائندہ کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ "اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا اسلام تو ایک مذہب ہے"۔ حضور نے مزید فرمایا کہ "۱۹۶۷ء میں مجھ سے یہی سوال کیا گیا تو میں نے کہا تھا کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ دل جیت کر پھیلے گا"۔ حضور نے ایک دوسرے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ "افسوس ہے کہ انسان نے جوہری توانائی کے راز تو معلوم کر لئے اور ایٹم بم جیسے خطرناک ہتھیار تیار کر لئے مگر انسان نے انسان کے ساتھ محبت کرنا نہ سیکھا"۔

دوسرے روز مورخہ ۲۲/۸/۶۷ کو اس اخبار میں حضور کا یہ انٹرویو جلی حروف میں شائع ہوا اور حضور کی ایک بڑے سائز کی تصویر بھی شائع کی گئی۔ اخبار مذکور نے لکھا:۔

"(دی ہیگ ۲۱ر اگست) کل شام ہیگ کی چھوٹی سی مگر نہایت خوبصورت اور صاف ستھری اسلامی عبادت گاہ جو "مسجد مبارک" کے نام سے موسوم ہے سفید ریش بزرگ امام جماعتِ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ہالینڈ کے اطراف و جوانب سے آئے ہوئے احمدی مسلمانوں سے بہت ہی شفقت بھرے انداز میں خطاب فرمایا۔ یہ سب لوگ آپ کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے اور آپ کے ارشادات سے مستفیض ہونے کے لئے ملک کے مختلف علاقوں سے

آکر جمع ہوئے تھے۔

جماعتِ احمدیہ اسلام کے ازسرِنَو احیاء کی علمبردار ہے۔ اس عظیم الشان مقصد کی تکمیل کے سلسلہ میں ہی امام جماعت احمدیہ آجکل یورپ کے دَورہ پر آئے ہوئے ہیں۔ ساری دُنیا کی رُوحانی پیاس کو بجھانے کے سامان کرنا آپ کے مشن کا ایک اہم حصّہ ہے۔

آپ نے اپنے اس مشن کے سلسلہ میں ہی ڈیڑھ دن ہالینڈ میں بھی گذارنے کا فیصلہ کیا۔

آج آپ کے دوپہر کے پروگرام میں کچھ وقت یہاں کے دو مشہور مقامات فولن ڈم اور مارکن دیکھنے کے لئے بھی مخصوص تھا۔ یہ دونوں مقامات زائرین کے جزیرے کہلاتے ہیں۔

آپ کی عمر ساٹھ سال سے متجاوز ہے اور آپ اپنی وضع قطع سے ایک خدائی فرستادہ کی طرح نظر آتے ہیں۔ آپ ان دونوں مقامات کو دیکھ کر بہت محظوظ ہوئے۔

پاکستان کے شہر ربوہ سے تشریف لانیوالے امن و آشتی کے یہ پیغامبر ہالینڈ میں بسنے والے احمدی مسلمانوں کی طرف سے پُرجوش استقبال پر مسرور نظر آرہے تھے۔ آپ سوموار (۲۰ اگست) کی شام کو لندن سے ہالینڈ میں ورود فرما ہوئے تھے اور کل بروز بدھ (۲۲ اگست) آپ یہاں سے فرانکفرٹ روانہ ہو جائیں گے۔

اِس جماعت کے قیام کا مقصد جس کے آپ امام ہیں ۴۳ کروڑ انسانوں کے مذہب یعنی مذہبِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کے متعلق پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ کر کے اس کی اصل حقیقت سے دُنیا کو آگاہ کرنا ہے۔ آپ کے اس تیز رفتار دَورہ کا بھی یہی مقصد ہے۔

آپ نے کل اپنی گفتگو میں اسلام کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے بہت ہی متبسّم انداز میں فرمایا یہاں یہ بات مشہور ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اور یہ کہ اسے تلوار کے زور سے ہی پھیلایا جا سکتا ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے اور حقیقت سے اِس کا دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔"

آپ نے اِس سوال کے جواب میں کہ پھر آپ ہمارے درمیان اسلام کو کس طرح پھیلائیں گے؟ فرمایا "آپ لوگوں کے دلوں کو فتح کر کے۔" اِس جواب پر تمام دوسرے لوگ (یعنی غیر مسلم حاضرین) حیران رہ گئے۔

آپ نے مزید فرمایا "یہ ناممکن ہے کہ کسی کا دِل طاقت اور قوّت کے بَل پر جیتا جا سکے۔ دِلوں کے جیتنے کے لئے ہر ایک کے ساتھ برادرانہ تعلق، ہمدردی نیز ہر ایک کی خدمت کے لئے خود کو وقف کر دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔" آپ نے یہ بات دِل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے الفاظ اور نہایت ہی مؤثر انداز میں بیان فرمائی۔

آپ کی خاکساری اور تواضع کا یہ عالم تھا کہ سفر کی کوفت اور تکان کے باوجود ہر ملاقاتی سے کھڑے ہو کر ملتے اور کسی ملاقاتی کے آنے پر بیٹھے رہنا ہرگز گوارا نہ فرماتے۔

دورانِ گفتگو آپ نے ایک اور امر پر بھی

روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا "یہ بڑے افسوس اور دُکھ کی بات ہے کہ انسان نے ایسے وقت میں ایٹم بم ایجاد کرلیا جبکہ ابھی اس نے دوسروں کے ساتھ محبت و پیار سے رہنا نہیں سیکھا تھا"۔ نیز آپ نے فرمایا کہ "آئندہ سو سال کے اندر موجودہ صورتِ حالات باقی نہیں رہے گی۔ آخرکار دُنیا سچائی کو مان لے گی اور ایک ہو کر رہے گی اِس لئے نئی نسلوں کو ابھی سے اس سچائی اور برکت کو قبول کرنے کے لئے تیار رکھیں۔"

حضور کے اعزاز میں دعوتِ طعام :۔ مورخہ ۲۱؍۱۲؍۷۳ کو شام کے آٹھ بجے حضور کے اعزاز میں مکرم محمود سلیم ربّانی صاحب جو کہ جماعت کے ایک مخلص احمدی ہیں نے جماعتِ ہالینڈ کی طرف سے اپنے مکان پر دعوتِ طعام کا انتظام کیا تھا چنانچہ حضور ایدہ اللہ الودود مع افرادِ قافلہ و تیس ممبرانِ جماعت ان کے گھر پر تشریف لے گئے اور چند گھنٹے وہاں پر تشریف فرما رہے۔

کھانے کے بعد مشن ہاؤس واپس آکر سب نے حضور کی اقتداء میں نمازِ عشاء ادا کی اور لوگ آخری ملاقات کرکے گھروں کو روانہ ہوئے۔

مورخہ ۲۲؍۱۲؍۷۳ کو صبح دعا کے بعد حضور کا قافلہ کاروں میں فرنکفرٹ (مغربی جرمنی) کے لئے روانہ ہوا خاکسار چند ممبرانِ جماعت کے ساتھ ایک کار میں ہیگ شہر کے باہر تک الوداع کہنے کے لئے ساتھ مشایعت کے لئے گئے اور جرمنی کی طرف جانے والی شاہراہ تک چھوڑ کر واپس آئے۔

---

(۲)

دھومی

مکرم محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مبلغ انچارج نائیجیریا تحریر فرماتے ہیں :۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۷ جنوری کا دن جماعتِ احمدیہ دھومی کی تاریخ میں ایک یادگار دن کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اس دن دھومی کے دارالخلافہ پورتو نووو میں جماعت کی پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد ایک پُروقار تقریب میں دعاؤں کے ساتھ رکھا گیا اور اس طرح اِس ملک میں جماعت کے باقاعدہ اور مستقل مشن کے قیام کی داغ بیل پڑ گئی۔

دھومی کا ملک نائیجیریا کے شمال جنوب میں ایک چھوٹا سا ملک ہے جو آزادی سے قبل فرنچ کالونی تھا اور اِس وجہ سے وہاں فرنچ زبان اور تمدّن غالب ہے لیکن دونوں ممالک کے باشندوں میں بوجہ ہمسایہ ہونے کے گہرے نسلی، معاشرتی اور سیاسی تعلقات ہیں یوروبا زبان جو نائیجیریا کے جنوبی علاقہ کی زبان ہے اسے دھومی کی اکثریت بولتی اور سمجھتی ہے۔ اس علاقہ میں جماعت کا تعارف بھی ان افراد کے ذریعہ ہوا جو نائیجیریا میں وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں۔ وہ یہاں جماعت کی اسلامی خدمات اور مساعی سے متاثر ہوئے اور بعض نے احمدیت کو قبول کرلیا اور لیگوس میں جماعت کے مرکز سے ان کا تعلق رہا۔ بعض مبلّغین

بھی وہاں جاکر اور کچھ عرصہ قیام کرکے فریضۂ تبلیغ
سرانجام دیتے رہے جس کی وجہ سے وہاں ایک
مختصر جماعت قائم ہوگئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاکسار نے آج سے تقریباً ڈیڑھ سال قبل
اِس ملک میں جماعت کو منظّم اور فعّال کرنے کی غرض
سے ایک مقامی مبلّغ کا تعیّن وہاں کیا اور فرنچ لٹریچر
مہیّا کیا۔ اِس بناء پر جماعت کی تعداد وہاں بڑھنی
شروع ہوئی اور جلد ہی اِس امر کو محسوس کیا جانے
لگا کہ وہاں تعلیمی اور تربیتی لحاظ سے اپنی مسجد کا ہونا
ازحد ضروری ہے۔ اِس سلسلہ میں خاکسار نے متواتر
لوکل مبلّغ اور جماعت پر زور دیا کہ وہ وہاں مسجد
کے لئے مناسب جگہ کے حصول کے لئے کوشش کرے
اس تحریک کے نتیجہ میں وہاں کے چیئرمین الحاج رازی
صاحب نے ایک نہایت ہی باموقع اور برلبِ سڑک
ایک پلاٹ کی پیشکش کر دی اور مجھے دعوت دی کہ
مسجد کی مناسبت کے لحاظ سے خاکسار دیکھ کر مشورہ
دے۔ چنانچہ گذشتہ ماہِ دسمبر میں خاکسار، مکرم
منصور احمد خال صاحب اور مکرم الحاج میجر گیوا صاحب
لیگوس سے وہاں گئے۔ مسجد کے لئے پلاٹ اگرچہ
چھوٹا تھا لیکن نہایت ہی باموقع ہونے کی وجہ سے
خاکسار نے ان کو جلد پلان بنانے کی تحریک کی۔ اِس
عرصۂ قیام میں جماعت کی تنظیم اور دیگر مساعی کے جائزہ
کے علاوہ متعدد مقامی احباب سے ملنے اور پیغامِ حق
پہنچانے کا موقع بھی ملا۔ یہ دَورہ اِس لحاظ سے بہت
مفید ثابت ہوا کہ باہمی ملاقات اور تبادلہ خیالات
سے آئندہ کے لئے تعاون اور ترقی کے لئے راہ
ہموار ہوگئی اور اِس امر سے ازحد مسرّت ہوئی کہ
جماعت قلیل مگر مخلص اور فدائی ہے اور ان کے
چیئرمین نہایت ہی مخیّر اور تمام علاقہ میں اپنی نیکی
اور اخلاص کی وجہ سے اچھی شہرت رکھتے ہیں۔ انہوں
نے یہ بھی بتایا کہ آئندہ جماعت کی ترقی کے پیشِ نظر
انہوں نے ایک اہم شاہراہ پر ایک بڑا ٹکڑا مشن
اور مسجد کے لئے وقف کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔
اس قطعہ کو بھی اس موقع پر دیکھنے کے بعد خاکسار
نے بہت ہی مناسب پایا اور اس کے متعلق بعض
ہدایات دیں۔ بہرحال اِس دو دن کے مختصر قیام میں
وہاں جماعت کے استحکام کے لئے مشورہ اور مسجد
کی تعمیر کے پروگرام کو آخری تشکیل دی گئی اور یہ
طے پایا کہ نائیجیریا کی سالانہ کانفرنس میں چیئرمین
صاحب ایک وفد کے ساتھ شامل ہوں گے اور اس
دَوران وہ مسجد کا پلان منظور کروانے کی کوشش کرینگے
اور اس کے بعد سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب کا انعقاد
کیا جائے گا۔ پروگرام کے مطابق دھومی سے چار
افراد پر مشتمل ایک وفد کانفرنس میں شامل ہوا اور
ان کی طرف سے یہ مژدہ باعثِ مسرّت تھا کہ مسجد کا
باقاعدہ پلان منظور ہوگیا ہے اور باہمی مشورہ
سے جنوری کا آخر تعمیر کا کام شروع کرنے کے لئے
طے پایا۔

دھومی میں مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں خاکسار
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی

خدمتِ اقدس میں دعا کے لئے عرض کرتا رہا اور اس موقع پر وہاں شامل ہونے کی اجازت طلب کی اور دعا کے لئے درخواست کی۔ چنانچہ اس کے جواب میں حضور نے ازراہِ شفقت اجازت دیتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور رحمت کے سایہ میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو سعید رُوحوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے اور جماعت کی ترقی کا باعث ہو۔ اسے صحیح معنوں میں آباد رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔"

سنگِ بنیاد کی تقریب میں شرکت کے لئے خاکسار ۲۶ جنوری کو وہاں پہنچا۔ لیگوس جماعت سے چار افراد کے ایک وفد نے بھی اس تقریب سعید میں شمولیت کی۔ بارڈر پر مقامی جماعت کے احباب نے ہمارا استقبال کیا اور وہاں سے ہم پورتو فودو پہنچے۔

اگلے روز ۲۷ جنوری کو صبح ساڑھے دس بجے مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی بابرکت تقریب کا انتظام تھا جس کے لئے شہر کے مسلم معززین کو مدعو کیا گیا تھا اور ان کی نشست کے لئے ایک شامیانہ کے نیچے انتظام کیا گیا تھا اور لاؤڈ سپیکر بھی مہیا کیا گیا تھا۔ اس تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا۔ اسکے بعد خاکسار نے ایک گھنٹہ تک حاضرین سے خطاب کیا اور ان کو مسجد کی اہمیت اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت کو تفصیل سے بیان کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے دعائیہ کلمات کے ساتھ مسجد کی بنیاد میں کنکریٹ ڈالا۔ خاکسار کے بعد چیئرمین مکرم الحاج رازی صاحب اور متعدد دیگر احباب نے اس میں حصّہ لیا۔ اس موقع پر بنیاد میں ہی ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔ بعد ازاں اجتماعی دعا ہوئی اور اس طرح یہ بابرکت اور پُروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اس مسجد کا پلان دو منزلہ ہے جس میں اوپر کا حصّہ عورتوں کے لئے ہوگا۔ فی الحال پروگرام یہ ہے کہ پہلی منزل کو جلد مکمل کر لیا جائے تاکہ وہاں باقاعدہ نمازوں اور جمعہ کے لئے آسانی ہو سکے۔ امید یہ ہے کہ انشاء اللہ تین چار ماہ کے اندر اندر یہ حصّہ مکمل ہو جائے گا۔ لوکل جماعت اور بعض احباب اس مسجد کے لئے مالی اعانت کر رہے ہیں۔ خاکسار نے نائیجیریا مشن کی طرف سے پچاس ہزار فرانک کا وعدہ کیا اور اس میں سے ایک حصّہ کی نقد ادائیگی بھی کر دی۔

قارئین سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ جماعت کو مسجد کو جلد مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسے دھومی میں احمدیت کی اشاعت اور قبولیت کے لئے مرکز بنائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳)

سیرالیون

مکرم عزیز الرحمٰن صاحب خالد سیرالیون سے تحریر فرماتے ہیں :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ ربوہ سے آمدہ وفد کا استقبال :-

بواجے بو میں مقیم سیرالیون کے نیشنل پریذیڈنٹ پیرامونٹ چیف این۔ کے۔ گمانگا صاحب اور ان کے ہمراہ بائی ٹورے صاحب کی بواجے بو میں آمد کی خوشی کے پیشِ نظر شایانِ شان استقبال کی تیاریاں ایک ہفتہ پہلے ہی شروع ہو چکی تھیں۔ احمدیہ مشن ہاؤس کی عمارت جو کہ چیف صاحب کے کمپاؤنڈ میں واقع ہے اس کے گرد و نواح کو خوبصورت پھولوں اور جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں احباب گرد و نواح کی جماعتوں سے آئے ہوئے تھے اور سارا دن چیف صاحب کے استقبال کے لئے ٹھہرے۔ ۲۶ جنوری کو جب چیف صاحب مع قافلہ جو کہ پچاس سے زائد احباب پر مشتمل تھا بواجے بو پہنچے تو احمدیت زندہ باد انسانیت زندہ باد۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اُٹھا۔ احمدیوں کی نقل میں غیر احمدی احباب بھی نعرے لگاتے رہے اور اس خوشی میں برابر کے شریک رہے۔

استقبال :- چیف صاحب اور ان کے ہمراہ باقی وفد کے استقبال کے لئے علاقہ کے تمام چیف۔ معززین۔ سیکنڈری و پرائمری سکولوں کا سٹاف۔ ڈاکٹرز اور مشنری صاحبان نے مشن ہاؤس کے قریب استقبال کیا۔ سب سے پہلے خاکسار کو چیف صاحب کے گلے میں پھولوں کا خوبصورت ہار پہنانے کی سعادت ملی۔ یہ ہار خاکسار نے ایک رات لگا کر مختلف پھولوں سے تیار کروایا تھا۔ بعدہٗ محترم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب اور پرنسپل بشیر احمد صاحب اختر اور باقی چیفس نے بھی ان کے گلے میں ہار پہنائے۔ اِس طرح پاکستانی طریق کے مطابق پہلی مرتبہ یہاں کے لوگوں نے استقبال دیکھا اور بہت محظوظ ہوئے۔

کچھ دیر آرام کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں جو کہ فری ٹاؤن، بو اور کینما شہروں سے کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے ٹھنڈے مشروبات پیش کئے گئے۔

پانچ بجے شام یہاں کورٹ باری میں عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا جو کہ محترم امیر صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ربوہ کے جلسہ سالانہ سے آئے ہوئے وفد کو اھلاً وسھلاً ومرحبًا کہتے ہوئے یہاں بواجے بو جماعت کی طرف سے پریذیڈنٹ وانڈی کمبو نے بڑے اچھے انداز میں خوش آمدید کہا اور حضور کے پیارا اور اس نئی سکیم کو خراجِ تحسین پیش کیا جو کہ اہلِ افریقہ کے دل موہ لینے والی ہے۔ بعد ازاں چیف گمانگا صاحب اور بائی ٹورے صاحب نے اپنے تاثراتِ ربوہ و قادیان بیان کئے۔ ہزاروں کی تعداد میں سامعین لطف اندوز ہوئے اور ان کے ایمانوں میں اضافہ کا باعث بنے۔

عشائیہ :- نماز مغرب و عشاء کے بعد

احمدیہ مشن ہاؤس بواجے بو میں بڑے وسیع پیمانے پر ایک کلوا جمیعاً کا پروگرام عمل میں آیا جس میں ڈیڑھ صد سے دو صد احمدی افراد نے شمولیت فرمائی ان میں ماٹھ کے قریب بیرونی وفود نے شمولیت کی باقی یہاں کے چیفس و معززین اور سٹاف وغیرہ شامل تھے۔

۲۶۔۲۷ جنوری بواجے بو میں نہایت یادگار مصروف دن گذرے۔ تمام نمائندگان کو ۲۷ تاریخ کو بواجے بو میں احمدیت کی ترقی کی ایک جھلک دکھائی گئی۔ نماز فجر کے بعد خاکسار نے اس دن کا پروگرام جماعت کے سامنے رکھ دیا تھا۔ ناشتہ وغیرہ کے بعد محترم امیر صاحب نے ایک میٹنگ بلائی اور اس میں جماعتی سطح پر ایک وفد تشکیل دیا گیا جو کہ MASINGBI میں نئے پیرامونٹ چیف کی افتتاحیہ رسم میں شمولیت کے لئے جا رہا تھا۔ بواجے بو کی طرف سے پا عبدل گمانگا صاحب کو اس وفد میں شمولیت کے لئے منتخب کیا گیا۔ بعد ازاں فری ٹاؤن اور بو کے نمائندگان نے یہاں کا احمدیہ پرائمری سکول، سیکنڈری سکول اور نیا زیرِ تعمیر خوبصورت احمدیہ نصرت جہاں ہسپتال بھی دیکھا۔ مورخہ ۲۸ جنوری کو ناشتہ کے بعد تمام احباب اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔

احمدیہ سیکنڈری سکول بواجے بو کی مصروفیات۔

مورخہ ۳۰۔۳۱ جنوری ۱۹۷۴ء کو بواجے بو میں ساتویں سالانہ کھیلیں منعقد ہوئیں جس کا افتتاح پرنسپل صاحب کی فرمائش پر خاکسار نے کیا۔ مختصر سی افتتاحی تقریر میں طلباء کو کتابوں کے علم کے ساتھ ساتھ جسمانی تربیت و نشوونما کی اہمیت واضح کی گئی۔

دوسرے دن کھیلوں کے اختتام پر بھی خاکسار کو انعامات تقسیم کرنے کی دعوت دی گئی۔ خاکسار کے ہمراہ مکرم مولوی فضل کریم صاحب قلبسم بھی شمولیت فرماتے رہے۔

متفرقات:۔ بواجے بو مسجد میں باقاعدگی سے درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ چار اجلاس بلائے گئے ان میں جماعتی طور پر بعض اہم مسائل زیرِ غور آئے خصوصاً سیرالیون میں جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں بعض تجاویز پر غور و خوض کیا گیا اور اپیل کی گئی کہ اس دفعہ زیادہ سے زیادہ احباب بو تشریف لے جائیں اور جلسہ میں شمولیت کریں۔

(۲) سیرالیون مشن کے فیصلہ کے مطابق جملہ جماعتوں میں اس بات کی اپیل کی گئی کہ ہر جماعت کے ساتھ الگ بینر ہونا چاہیئے جس پر احمدیہ جماعت اور اس کا نام لکھا ہونا ضروری ہے۔

(۳) مرکز سے آمدہ ضروری سرکلرز جملہ جماعتوں میں بھجوائے گئے اور ذاتی خط و کتابت بھی جاری رہی۔

(۴) ہسپتال میں داخل بعض محتاج احمدی افراد کی مدد کی جاتی رہی۔

(۵) کثیر تعداد میں زائرین مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور دینی معلومات حاصل کرتے رہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دین کی خدمت کی توفیق سے نوازے۔ آمین

(۴)

تنزانیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہِ دسمبر ۱۹۷۳ء میں تبلیغی کارگذاری کی جو مختصر رپورٹ مرکز میں پہنچی ہے اس سے معلوم ہوا ہے کہ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں اِس ماہ کے دوران ۳۳ نئے افراد جماعت میں شامل ہوئے۔ ان میں سے ۲۱ ٹبورا ریجن سے تعلق رکھتے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اِسی ماہ میں پاکستانی مبلّغین۔ مقامی معلّمین اور دینی کلاسوں کے طلبہ کے ذریعہ ایک ہزار اکسٹھ شلنگ ۲۵ سینٹ کی کتب و اخبارات فروخت ہوئیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ایک مخلص افریقن احمدی کو حج بیت اللہ شریف اور زیارت مدینہ منورہ کی توفیق سعید نصیب ہوئی۔ ان کا نام سالم عمر لوُنزی ہے اور ٹانگانیکا کے ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حج قبول فرمائے۔ آمین۔ امسال وہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں۔

عید الاضحیہ حسبِ معمول ادا کی گئی۔ ضلع نیوالا کے ایک گاؤں چیپولے میں غیر احمدی دوست بھی اپنی نمازِ عید ادا کر کے احمدی امام الصلوٰۃ کا خطبہ عید سُننے کے لئے تشریف لائے۔ ان کی تعداد سَو سے زیادہ تھی۔ خطبہ سے فراغت کے بعد احمدی احباب نے اپنے مہمانوں کے ہمراہ دوپہر کا کھانا کھایا۔ دیگر تواضع کے علاوہ جماعت کے سوا جیلی اخبار کے پچاس پرچے بھی انہیں مُفت پیش کئے گئے۔

مبے آ شہر میں ابھی تک جماعت کی مسجد تعمیر نہیں ہوئی۔ وہاں تبلیغی سنٹر کھُلے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوُا ہے لیکن احبابِ جماعت نے ایک افریقن نوجوان کے گھر میں نمازِ عید کی ادائیگی کا انتظام کیا۔ ایک عیسائی خاتون بھی نماز میں شامل ہوئیں اور خطبہ عید سُنا۔

مشرقی افریقہ میں سُنّی معلمین معاوضہ لے کر میّت کو غسل دیتے ہیں۔ ہمارے ایک افریقن دوست شیخ موسیٰ کیوانگا جو پہلے یہی کام کرتے تھے جماعت میں شمولیت کے بعد معاوضہ لینا ترک کر چکے ہیں۔ گذشتہ ماہِ دسمبر میں جب ایک سُنّی نوجوان فوت ہو گیا اور اس کے والد کو اپنے سُنّی معلم کا معاوضہ ادا کرنے کی توفیق نہیں تھی تو وہ ہمارے شیخ موسیٰ صاحب کے پاس آئے جنہوں نے ان کے بچّے کو مُفت غُسل دیا۔ یہ بزرگ ارنگا شہر میں رہتے ہیں وہاں ایک میّت کو غسل دینے کی اُجرت ساٹھ شلنگ (یعنی نوّے روپے) ہے۔

ٹانگا شہر میں جماعت کی ایک خوبصورت مسجد پہلے سے موجود ہے اب شہر سے بیس میل دُور ایک نئی جماعت بنی ہے دوستوں نے مِل کر مسجد کے لئے زمین کا ایک قطعہ خرید کر اس پر مسجد کی تعمیر شروع کر دی ہے۔ دیواریں مکمل ہو چکی ہیں۔

ٹانگا سیکنڈری سکول میں ہمارے مبلّغ

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر بدوملہوی ہفتہ میں تین روز اسلامیات پڑھانے جاتے ہیں۔ ایک عیسائی پادری جو انہیں باقاعدگی سے پڑھاتے دیکھتا تھا بہت متأثر ہوا اور مولوی صاحب موصوف سے مل کر ان کے اس جذبہ کی تعریف کی۔ مولوی صاحب نے انہیں بتایا کہ میرا تعلق جماعتِ احمدیہ سے ہے اور ہمارے تمام کارکن اس قسم کے رفاہی کام خدمت کے جذبہ سے رضائے الٰہی کے حصول کے لئے کرتے ہیں۔ اِس سے پادری صاحب کا شوق بڑھا اور جماعت کے متعلق معلومات حاصل کرتا رہا۔ بعد میں احمدیہ دارالتبلیغ میں بھی آیا اور اسلامی تعلیم سُنتا رہا۔ دوسرے دوست جو اس گفتگو میں شامل ہوتے ہیں پادری صاحب کی اسلامی دلائل کے سامنے بےبسی سے بہت اچھا اثر لیتے ہیں۔

ٹانگا جماعت نے اپنے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ جولائی کے مہینہ میں سرکاری نمائش گاہ میں جماعتی لٹریچر کی نمائش کی جائے۔ جولائی کا پہلا ہفتہ ٹانگانیکا میں جشن کا مہینہ ہوتا ہے۔ ملک بھر میں عظیم الشان میلے لگتے ہیں اور واحد حکمران سیاسی پارٹی کا جنم دن (سات جولائی) بڑے طمطراق سے منایا جاتا ہے۔ پہلے صرف موروگورو شہر میں ہماری جماعت کتب و اخبارات اور قرآن مجید کے تراجم کی نمائش کیا کرتی تھی گذشتہ سال جماعتِ احمدیہ دارالسلام نے بھی قومی نمائش گاہ میں ایک مستقل عمارت تعمیر کرکے اس میں کتب و تراجم کی نمائش کی اور لاؤڈ سپیکر لگاکر قرآن مجید کی تلاوت اور مذہبی تقاریر سے سامعین کو خوش وقت کیا۔ امسال ٹانگا میں بھی احمدیہ لٹریچر کی نمائش ہوگی۔ انشاء اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے ایک مخلص اور پُرجوش مقامی مبلّغ معلم عبداللہ علی صاحب کو مٹوارا سیکنڈری گرلز سکول میں مذہبی تعلیم دینے کی اجازت مِل گئی ہے۔ وہ ہفتہ میں ایک بار بچّیوں کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کرتے ہیں۔ تنزانیہ میں تمام مدارس حکومت چلاتی ہے۔

اعانت تحریکِ جدید

حال ہی میں مکرم چوہدری ناظر علی صاحب ساکن چک ۶۰ آر۔بی ضلع لائلپور کے صاحبزادے مکرم خلیل احمد صاحب مبشر تبلیغِ اسلام کے لئے سیرالیون تشریف لے گئے ہیں۔ مکرم چوہدری صاحب نے اس موقع پر دس احباب کے نام ماہنامہ تحریکِ جدید جاری کرنے کے لئے مبلغ بیس روپے عنایت فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزاء عطا فرمائے۔ آمین

(مینجر)

ہم کوشش تو کرتے ہیں کہ بیرونی مشنوں کی کارکردگی کے سلسلہ میں ضروری امور آپ کی خدمت میں پیش کرتے رہیں لیکن اگر کسی رپورٹ یا مضمون کو پڑھ کر تشنگی باقی رہے تو آپ ہمیں لکھیں کہ مزید کیا بات آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔

(مینجنگ ایڈیٹر)

صُورتِ حالات

کِس صُورتِ حالات سے دوچار ہے دُنیا ❊ اب حفظ و اماں ہی کی طلبگار ہے دُنیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شورش کی زباں اَور ہے دِل اَور عمل اور ❊ ایسے ہی منافق سے تو بیزار ہے دُنیا

اشعار میں گو ذکر تو کرتا ہے وہ دِیں کا ❊ سچ پُوچھو تو زردار کی دیوار ہے دُنیا

غیرت کا تصوّر بھی نہیں ذہن میں اسکے ❊ اس نے تو یہ سمجھا ہے کہ بازار ہے دُنیا

سمجھا ہے نہ سمجھے گا شرافت کی حقیقت ❊ کِس شوخ سے یُوں برسرِ پیکار ہے دُنیا

اِسلام کا پیغام کوئی لے کے تو جائے ❊ سُننے کے لئے آج بھی تیار ہے دُنیا

مومن کے لئے یہ بھی طرب خیز ہے وہ بھی ❊ ہے دین جو کردار تو گفتار ہے دُنیا

ربوہ ہی سے قائم ہے بھرم جہدِ عمل کا ❊ ایسی ہی مثالوں کی طلبگار ہے دُنیا

بستا ہے فضاؤں میں یہاں نعرۂ تکبیر ❊ اِس نعرۂ تکبیر سے بیدار ہے دُنیا

مانگا تو اُنہیں سے ہے بھرم جن کا ہے قائم ❊ لیکن یہ بہت سادہ و پُرکار ہے دُنیا

اے کاش سمجھ لے وہ سمیعؔ آج بھی یہ بات
جُھوٹوں کے لئے آج بھی تلوار ہے دُنیا

سمیعؔ سیفی

* * * * *

عیسائیت

ایک جھلک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیوں کا ایک فرقہ "جیہوواوٹنس" کے نام سے موسوم ہے دراصل وہ اپنے فرقہ کے ممبروں کو جیہوواوٹنسز کہتے ہیں یعنی خدا کے گواہ۔ ان کے متعدد رسائل میں سے ایک AWAKE بھی ہے۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۷۳ء کی اشاعت میں اس رسالے میں ادارتی کالموں میں ایک سوال پوچھا گیا ہے "مذہب کو کیا ہو رہا ہے" اور پھر اس کا جواب بھی دیا گیا ہے۔

اِس رسالے کے مدیر کہتے ہیں "کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ مذہب کو کیا ہو رہا ہے۔ عیسائیت میں جو کشمکش جاری ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ کیا اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ مذہب اپنے خاتمہ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ہو سکتا ہے آپ میں سے بعض کہیں کہ نہیں ایسی ہرگز کوئی بات نہیں ہے۔ اور جہاں آپ رہتے ہیں وہاں بہت سے لوگ گرجوں میں جا کر عبادت کرتے ہوں لیکن یہ بات اب شاذ ہی نظر آتی ہے۔ دراصل یہ بات قاعدہ کی بجائے استثناء کی حیثیت اختیار کر گئی ہے حقیقت یہ ہے کہ مذہب کا تنزّل اب ہر جگہ زیرِ بحث ہے۔ کیتھولک فرقہ کے قومی اخبار "سینٹ انتھونی میسنجر" نے مئی ۱۹۷۳ء کی اشاعت میں لکھا ہے:۔

"کیتھولک مذہب کو اندر ہی اندر جو بیماری لگ چکی ہے اس کی علامات میں سے یہ تو صرف ایک علامت ہے کہ غیر مذاہب کے لوگ اب کیتھولک مذہب میں داخل نہیں ہوتے۔ مرد مبلّغ اور کارکن عورتیں جو سسٹرز کہلاتی ہیں اپنے عہدوں کو چھوڑ رہے ہیں اور راہب خانے (وہ سکول جہاں مبلّغ بنانے کی تعلیم دی جاتی ہے) نئے تعلیم حاصل کرنے والوں کی کمی کا ذکر کرتے ہیں علاقائی سکول بند ہو رہے ہیں۔ نوجوان کیتھولک روائتی، مذہبی اور اخلاقی اقدار کو ٹھکرا رہے ہیں۔ اتوار کی عبادت میں حاضری کم ہوتی جا رہی ہے۔"

AWAKE کے مدیر اس سے آگے لکھتے ہیں کہ صرف کیتھولک فرقہ کے لوگوں ہی کو یہ شکوہ نہیں ہے بلکہ دوسرے فرقے بھی انہی باتوں کا اظہار کرتے ہیں۔

عالمِ اسلام
گذشتہ صدی کے نصف آخر میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ابوالحسن علی ندوی صاحب کا ایک مضمون "قادیانیت نے عالمِ اسلام کو کیا دیا" کے عنوان سے ماہنامہ "الحق" اکوڑہ خٹک میں حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ سے قبل اور دعویٰ کے اوائل ایام میں عالمِ اسلام کی جو حالت تھی وہ پکار پکار کر اس بات کا تقاضا کر رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مصلح آئے تو عالمِ اسلام کے دِن پھریں۔ آیئے دیکھیں کہ ندوی صاحب کے خیال کے مطابق وہ ایام کیسے تھے اور عالمِ اسلام کی کیا حالت تھی۔ ندوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"اِس عہد کا سب سے بڑا واقعہ جس کو کوئی مؤرخ اور کوئی مصلح نظر انداز نہیں کر سکتا یہ تھا کہ اسی زمانہ میں یورپ نے عالمِ اسلام پر بالعموم اور ہندوستان پر بالخصوص یورش کی تھی۔ اس کے جلو میں جو نظامِ تعلیم تھا وہ خدا پرستی اور خدا شناسی کی رُوح سے عاری تھا۔ جو تہذیب تھی وہ الحاد اور نفس پرستی سے معمور تھی۔ عالمِ اسلام، ایمان، علم اور مادی طاقت میں کمزور ہو جانے کی وجہ سے اس نوخیز و مسلح مغربی طاقت کا آسانی سے شکار ہو گیا اس وقت مذہب میں (جس کی نمائندگی کے لئے صرف اسلام ہی میدان میں تھا) اور یورپ کی ملحدانہ اور مادہ پرست تہذیب میں تصادم ہوا۔ اس تصادم نے ایسے نئے سیاسی، تمدّنی، علمی اور اجتماعی مسائل پیدا کر دیئے جن کو صرف طاقتور ایمان، راسخ و غیر متزلزل عقیدہ و یقین، وسیع اور عمیق علم، غیر مشکوک اعتماد و استقامت ہی سے حل کیا جا سکتا تھا۔ اس صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک طاقتور علمی و روحانی شخصیت کی ضرورت تھی جو عالمِ اسلام میں رُوحِ جہاد اور مسلمانوں میں اتحاد پیدا کر دے۔ جو اپنی ایمانی قوت اور دماغی صلاحیت سے دین میں ادنیٰ تحریف و ترمیم قبول کئے بغیر اسلام کے ابدی پیغام اور عصرِ حاضر کی بے چین رُوح کے درمیان مصالحت و رفاقت پیدا کر سکے اور شوخ و پُرجوش مغرب سے آنکھیں ملا سکے۔

دوسری طرف عالمِ اسلام مختلف دینی و اخلاقی بیماریوں اور کمزوریوں کا شکار تھا۔ اس کے چہرہ کا سب سے بڑا داغ وہ شرکِ جلی تھا جو اسکے

گوشہ گوشہ میں پایا جاتا تھا۔ قبریں اور تعزیے بے محابا پوجے رہے تھے۔ غیر اللہ کے نام کی صاف صاف دُہائی دی جاتی تھی۔ بدعات کا گھر گھر چرچا تھا۔ خرافات اور توہمات کا دَور دَورہ تھا۔ یہ صورتِ حال ایک ایسے دینی مصلح اور داعی کا تقاضا کر رہی تھی جو اسلامی معاشرہ کے اندر جاہلیّت کے اثرات کا مقابلہ اور مسلمانوں کے گھروں میں اس کا تعاقب کرے جو پوری وضاحت اور جرأت کے ساتھ توحید و سُنّت کی دعوت دے اور اپنی پوری قوّت کے ساتھ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ کا نعرہ بلند کرے۔

اسی کے ساتھ بیرونی حکومت اور مادہ پرست تہذیب کے اثر سے مسلمانوں میں ایک خطرناک اجتماعی انتشار اور افسوسناک اخلاقی زوال رونما تھا۔ اخلاقی انحطاط فسق و فجور کی حد تک تعیش و اسراف نفس پرستی کی حد تک حکومت و اہلِ حکومت سے مرعوبیت ذہنی غلامی اور ذِلّت کی حد تک مغربی تہذیب کی نقّالی اور حکمران قوم (انگریز) کی تقلید کُفر کی حد تک پہنچ رہی تھی۔ اس وقت ایک ایسے مصلح کی ضرورت تھی جو اس اخلاقی و ذہنی انحطاط کی بڑھتی ہوئی رَو کو روکے اور اس خطرناک رجحان کا مقابلہ کرے جو محکومیّت و غلامی کے اس دَور میں پیدا ہو گیا تھا۔

تعلیمی و علمی حیثیت سے حالت یہ تھی کہ عوام اور محنت کش طبقہ دین کے مبادی اوّلیات سے ناواقف اور دین کے فرائض سے بھی غافل تھا۔ جدید تعلیم یافتہ طبقہ شریعتِ اسلامی، تاریخ اسلام اور اپنے ماضی سے بے خبر اور اسلام کے مستقبل سے مایوس تھا۔ اسلامی علوم روبہ زوال اور پرانے تعلیمی مرکز عالمِ نزع میں تھے۔ اس وقت ایک طاقتور تعلیمی تحریک اور دعوت کی ضرورت تھی۔ نئے مکاتب و مدارس کے قیام، نئی اور مؤثر اسلامی تصنیفات اور نئے سلسلۂ اشاعت کی ضرورت تھی جو اُمّت کے مختلف طبقوں میں مذہبی واقفیّت، دینی شعور اور ذہنی اطمینان پیدا کرے۔

اس سب کے علاوہ اور اس سب سے بڑھ کر عالمِ اسلام کی سب سے بڑی ضرورت یہ تھی کہ انبیاء الاسلام کے طریقِ دعوت کے مطابق اس اُمّت کو ایمان اور عملِ صالح اور اس صحیح اسلامی زندگی اور سیرت کی دعوت دی جائے جس پر اللہ تعالیٰ نے فتح و نصرت، دشمنوں پر غلبہ اور دین و دُنیا میں فلاح و سعادت اور سربلندی کا وعدہ فرمایا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عالمِ اسلام کی ضرورت دینِ جدید نہیں ایمانِ جدید ہے۔ کسی دَور میں بھی اس کو نئے دین اور نئے پیغمبر کی ضرورت نہیں تھی۔ دین کے ان ابدی حقائق و عقاید اور تعلیمات پر نئے ایمان اور نئے جوش کی ضرورت تھی جس سے زمانہ کے لئے فتنوں اور زندگی کی نئی ترغیبات کا مقابلہ کیا جا سکے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید
اپنے دوستوں کو بھی مطالعہ کیلئے دیجئے

سال کا پہلا دِن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدیاں سالوں سے بنتی ہیں اور سال مہینوں سے۔ لیکن کیا آپ محض سورج کے طلوع ہونے سے یہ اندازہ کر سکتے ہیں (یقینی طور پر کہنا تو ایک طرف رہا) کہ یہ سال کا پہلا دن ہے یا آخری دن۔ ہمارے خیال میں تو آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ صرف چاند ایک وقت میں آکر یہ پتہ دیتا ہے کہ یہ مہینہ کا پہلا دن ہے۔ چاند پہلے دن طلوع ہوتا ہے تو اس کا حجم اِس بات کی دلیل ہوتا ہے کہ نیا مہینہ شروع ہو گیا۔

جن لوگوں نے چاند کو مہینوں کا معیار ماننے سے غفلت برتی ہے یا جنہوں نے اس طرف توجہ ہی نہیں کی وہ ہمیشہ سال کا پہلا دن مقرر کرنے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے رہے ہیں۔ رسالہ "معلوماتِ جرمنی" نے "کیا یکم جنوری نئے سال کا ہمیشہ پہلا دن رہا ہے" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ قارئین کی دلچسپی کے لئے ہم وہ مضمون ذیل میں درج کرتے ہیں :-

---

نئے سال کی تقریب ہمیشہ جوش و خروش سے منائی جاتی ہے جس سے نئے سال کا آغاز بہت خوشی اور جوش و خروش سے کیا جاتا ہے۔ یہ رسم پُرانے وقتوں سے ہی چلی آرہی ہے مگر کیا حقیقت میں ایسا ہے؟ کیا ہم ہمیشہ سے نئے سال کی خوشی مناتے چلے آئے ہیں؟ اور اسی طرح خوشی اور جوش و خروش کا اظہار کرتے رہے ہیں؟ اصل میں یہ رسم رومن دَور سے ہی چلی آرہی ہے۔ جنہوں نے دسمبر کا دوسرا پندرھواڑہ معصومیت اور افراط کے عہدِ زریں کے مالک دیوتا کرونوس یا زحل کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ ان ایّام میں رومن کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتے تھے۔

اس رسم سے پہلے پہل عیسائی بہت پریشان اور بہت متأثر ہوئے۔

عیسائیت کے پھیلنے کے ساتھ ساتھ کیلنڈر میں بھی الجھاؤ پیدا ہو گیا۔ ابتدائی ایّام میں کلیسا نے رومن کیلنڈر پر کوئی توجہ نہ دی حالانکہ یہ کیلنڈر سیزر کے دَور سے ہی چل رہا تھا اور جس کے مطابق یکم جنوری سال کا پہلا دن ہوتا تھا۔ کلیسا نے اپنے سال کی خود ہی بِنا رکھی جو کہ کافی پیچیدہ معاملہ تھا کہ یہ ایک ملک سے دوسرے ملک اور ایک شہر سے دوسرے شہر میں

مختلف تھا۔ شارلیمان (۷۶۸-۸۱۴) پہلا حکمران تھا جس نے مسیحی کیلنڈر رائج کیا جس میں ۲۵ مارچ کو سال کا پہلا دن قرار دیا گیا۔ اس کے جانشینوں نے بھی اس تاریخ کو برقرار رکھا یہاں تک کہ دسویں صدی میں یہ طے کیا گیا کہ ۲۵ دسمبر کے دن سے سال کا آغاز ہونا چاہیئے کیونکہ یہ دن یسوع مسیح کی پیدائش کا دن تھا۔ لیگس اور کولون میں نئے سال کا تہوار ایسٹر کے موقع پر منایا جاتا تھا جبکہ ہر چیز کے باوجود الزاس میں قدیم رومن کیلنڈر پر ہی عمل درآمد جاری رہا۔ وہاں نیا سال ٹھیک یکم جنوری کو منایا جاتا تھا۔ چھٹی صدی سے کلیسا کے کیلنڈر میں یکم جنوری کو تعطیل تسلیم کیا گیا ہے۔

آخر کار احیائے علوم کے دور میں رومن کیلنڈر پر پھر مکمل عمل درآمد شروع ہو گیا۔ کاروبار اور لین دین رومن قواعد و ضوابط اور رومن قانون کے مطابق ہونے لگا۔

سولھویں صدی میں وکلاء اور ججوں نے خاص طور پر سالانہ وقائع نگاری رومن کیلنڈر کے مطابق شروع کر دی۔

اُسی کے بعد سے انہوں نے یکم جنوری کو سال کا پہلا دن قرار دے دیا اور شاہ فرڈیننڈ اوّل (۱۵۰۳-۱۵۶۴) کے دور سے کیلنڈر حتمی طور پر مقرر کیا گیا۔ پوپ گریگوری ہشتم (۱۵۰۲-۱۵۸۵) نے کیلنڈر ترتیب دیا جس میں یکم جنوری کو سال کا پہلا دن قرار دیا گیا تاہم ہمارے ملکوں میں رومن کیلنڈر کو اپنانے میں پھر بھی صدیاں لگ گئیں۔ برطانیہ میں مثال کے طور پر ۱۷۵۳ء تک ۲۵ مارچ سال کا پہلا دن رہا۔

تاثرات

مکرم و محترم پیراماؤنٹ چیف این۔ کے۔ گامنگا صاحب سیرالیون سے خاکسار سلیم سیفی کو اپنے خط محررہ ۱۳/۲/۷۴ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ کسی قدر تاخیر ہو گئی ہے لیکن بہرحال میں آپ کو اپنے یہاں بالکل خیریت سے پہنچنے کی اطلاع دینی ضروری سمجھتا ہوں اور میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں سب کو خیریت سے پایا ہے۔ میں نے واپسی پر متعدد جماعتوں میں (فری ٹاؤن، بو اور اپنے شہر بواجے بو) جاکر احبابِ جماعت کو بتایا ہے کہ ہم نے ربوہ میں کس قدر جذباتِ اخوّت اور اخلاص کا مظاہرہ دیکھا۔ آپ نے اور دیگر تمام بھائیوں نے ربوہ میں ہم سے جو برادرانہ محبّت روا رکھی ہم اس کے لئے تہِ دل سے آپ سب کے ممنون ہیں۔ پاکستان میں ہمارا قیام اتنا خوشکن تھا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ اِس بات کو الفاظ میں بیان ہی نہیں کیا جا سکتا۔ میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ آپ کو اور آپ کے جُملہ رفیقانِ کار کو جنہوں نے ہم کو اپنی محبّت سے نوازا برکات سے بھرپور حصّہ دے اور آپ کو خوش و خرم رکھے اور اطمینان کی دولت سے مالا مال کرے۔ میں ایک دفعہ پھر یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی برکات نازل کرے اور آپ کو تا دیر زندہ و سلامت رکھے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی کتب

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قائم کردہ ادارہ آر۔پی۔کو لمیٹڈ اسلامی کتب کی خرید کے سلسلہ میں آپ کی تمام ضروریات کو پورا کرنے کا ضامن ہے۔ آپ نے چاہے کوئی کتاب خریدنی ہو آپ ہم سے رابطہ پیدا کریں۔

آر۔پی۔کو لمیٹڈ

ربوہ۔ پاکستان

مفید اور مؤثر دوائیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

نورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ کی بہترین تجویز قیمت مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔

سرمہ خورشید

دھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب قیمت ۵، پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۵۳۸

تبلیغی رسالہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

ضرور خریدیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ
قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اسکی
اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ
اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور
قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت
اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔"

سالانہ چندہ ۱۰/- (مینجر الفرقان ربوہ)

شہزین

شہزین

شہزین

مرضِ اٹھراکے مؤثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

ربوہ ـــ ٹنڈو محمد خاں ـــ گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون نمبر ۵۲۶۲۳